

وقار الحسن صدیقی (افسر بہ کار خاص) نے اس کتاب پر مفصل پیش لفظ لکھ کر کتاب کو مفید تر بنانا دیا ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں پہلے پہل عربوں کے خصائص، عربوں میں فتنہ کتابت کی ابتداء، عربوں کی طبلائی پر اسلام کا اثر، عربی میں ترجموں کی ابتداء، اسلام میں کتب خانوں کی ابتداء، اسلامی سلطنتوں میں کتب خانوں کی کثرت، عام کتب خانوں کی ابتداء اور ہندوستان میں اسلامی کتب خانوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ گویا کتاب کے پہلے حصے میں کتب خانوں کی تاریخ، اُس کے بعد والیاں ریاست رام پور کے عمد میں کتب خانوں کا دورہ، دور جائزہ لیا گیا ہے۔ کتب خانے کی تاریخ نواب علی محمد خاں (۱۸۰۵ء - ۱۸۳۹ء) کے عمد حکومت سے لے کر نواب حامد علی خاں (۱۸۴۵ء - ۱۹۳۰ء) کے دور حکومت میں ۱۹۰۲ء تک کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔

مؤلف نے اس تاریخ کے بیان میں اختصار سے کام لیا ہے، چنان چہ ہر عمد کی معلومات اُس دور کی علمی و ادبی تاریخ کا نجوڑ معلوم ہوتی ہیں۔ حافظ احمد علی خاں شوق رام پوری کو پہ کتاب لکھنے کے بعد نظر ثانی کا موقع نہیں ملا جس کی وجہ سے متعدد مواقع پر تحقیق کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن اس کی تلافی ڈاکٹر وقار الحسن نے عمدگی کے ساتھ کی ہے۔ انہوں نے ہر عمد کے بعد اُس سے متعلق اہم حواشی درج کیے ہیں۔ بعد ازاں حواشی کا اشارہ بھی کتاب کے آخر میں شامل کیا ہے۔ جس سے یہ کتاب خاصی معلوماتی ہو گئی ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں والیاں رام پور، ان کے عمد میں شامل ہونے والی کتب کی رنگین علمی تصاویر نے کتاب کے جمیع تاثر میں اضافہ کیا ہے۔ رام پور رضا لاتبریری کے مشتملین کو مبارک باد پیش کی جاتی ہے کہ انہوں نے طالبانِ تحقیق کے لیے ایک عمدہ کتاب شامل کیے ہے۔



مولانا محمد علی اور جگ آزادی
مصنف : ڈاکٹر ظہیر علی صدیقی

سناشراعت : ۱۹۹۸ء

ناشر : رام پور رضا لاتبریری، رام پور، بھارت

مہتر : سید جاوید اقبال

یہ کتاب ہندوستان کی آزادی کی بچاؤ میں سال گرہ اور "رام پور رضا لاتبریری" کے

دو سالہ جشن کے موقع پر شائع کی گئی ہے۔ اس کتاب کی افادیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ اب تک مولانا محمد علی جوہر پر جو بھی تحقیقی کام کئے گئے ہیں صاحبِ تصنیف نے انھیں پیشِ نظر رکھا ہے۔

مولانا محمد علی جوہر کی زندگی، ہماری سیاسی تاریخ کا نہایت زریں باب ہے۔ ڈاکٹر ظمیر علی صدیقی نے جو مولانا کے خانوادے سے ہیں، اس باب کو تحقیق و تقدیم کے مراحل سے گزار کر عمدگی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ انھوں نے اس کتاب میں انتالیس عنوانات قائم کیے ہیں، جو مولانا کی سیاسی، ادبی اور صحافتی زندگی کے پس منظر اور پیش منظر کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر ظمیر علی صدیقی نے اس کتاب میں مولانا کی اور ان سے متعلق نادر و نایاب تصاویر، ان کی آردو، انگریزی تحریروں کے عکس، کئی اہم مکتوبات کے علاوہ روزانہ "ہمدرد" اخبار کے سر درق سے متعلق کئی عکس شامل کیے ہیں جو کتاب کے بھروسی تاثر میں اضاف کرتے ہیں۔

یہ کتاب مولانا محمد علی جوہر کے مذہبی، سیاسی نظریات، ان کی علم و دستی، جگہ آزادی میں ان کے کردار اور ہندوؤں کے متعلق مولانا کے روتوں کا پتا دیتی ہے۔ اس کتاب کی خاص خوبی یہ ہے کہ مولانا کی صحافتی زندگی، شاعرانہ فکر اور نظریات خیالات کے پس منظر کو مستند ہوالوں کے ساتھ اجاگر کیا گیا ہے۔

البتہ یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ صدیقی صاحب کی تحقیق میں صحافتی انداز سے معلومات پیش کرنے کا رجحان ملتا ہے۔ مولانا کی شخصیت، ان کے مزاج، کردار، ہندوستانی صحافت اور سیاست پر ان کے اثرات سے متعلق کوئی تجزیہ یا سیر حاصل بھٹ نہیں ہے۔ اس ایک آنچ کی کسر کے باوجود یہ ایک کام یا ب کوشش ہے۔ جس کی وجہ سے پڑھنے کے تمام حلقوں میں تحسین کی لگاہ سے دیکھی جائے گی۔